سوال

(27) اموالِ زکوٰۃ سرداراورامیرلوگوں کودینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں محققین اس مسئلہ میں کہ زکوۃ اموال سوائے سوائم کے طرف سرداررئیس اعظم امیر المومنین کہ مشابہ صفات واستیلاخلفائے راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین کے ہوں ارسال کرناضروری ہے یاادلے وافضل یابجائے خوداداکرنا ادلے وافضل ہے بینواتوجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ مخفی مبادا کہ ادائے زکوۃ سراوعلانیہ اصلۃ ونیابۃ بلاریب رواہے یعنی اصالۃ خودمالک مزکی ہوگا اور نیابۃ ساتھ اذن دینے غیرکوکہ وہ غیراصل مالک کی طرف سے اداکردے اورغیر عام ہے کہ سلطان رئیس اعظم ہویاکوئی اورادنی شخص دیانت دارہولیکن نیابۃ میں زکوۃ علانیہ اداہوگی اور اصالۃ کی صورت میں اخفاکماحقہ پایاجاوے گا اورانخفااقوی ہے علانیہ سے بدلیل :

"قولہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ "

" عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ، فَخَلَقَ الْجِبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ قَالُوا : يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ ؟ قَالَ : نَعَمْ الْحَدِيدُ قَالُوا : يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ ؟ قَالَ : نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا : يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ ؟ قَالَ : نَعَمْ الْمَاءُ قَالُوا : يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ ؟ قَالَ : نَعَمْ الرِّيحُ قَالُوا : يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ابْنُ آدَمَ، تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ " :

بخاری میں ہے :

"باب صدقة العلانية، وقوله عزوجل الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ "[1]

امام بخاری نے آیت پراکتفاکیااورکوئی حدیث ان کی شرط پرعلانیہ کی نہیں پائی گئی کہ لاتے اوردوسراباب سترکاباندھا :

"باب الصدقة السر وقال ابوھریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورجل تصدق بصدقة فأخفاها، حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ "؛ وقولہ تعالیٰ : (إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ) وإذا تصدق علی غنی وھولا یعلم الی آخرمافی صحیح البخاري "

فتح الباری صفحہ 22 جلد2 انصاری میں ہے :

"باب صدقة السر وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما صنعت يمينه وقوله تعالى إن تبدوا الصدقات فنعما هي وإن تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم الآية وإذا تصدق على غني وهو لا يعلم ثم ساق حديث أبي هريرة في قصة الذي خرج بصدقته فوضعها في يد سارق ثم زانية ثم غني كذا وقع في رواية أبي ذر ووقع في رواية غيره باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم وكذا هو عند الإسماعيلي ثم ساق الحديث ومناسبته ظاهرة ويكون قد اقتصر في ترجمة صدقة السر على الحديث المعلق على الآية وعلى ما في رواية أبي ذر فيحتاج إلى مناسبة بين ترجمة صدقة السر وحديث المتصدق ووجهها أن الصدقة المذكورة وقعت بالليل لقوله في الحديث فأصبحوا يتحدثون بل وقع في صحيح مسلم التصريح بذلك لقوله فيه لأتصدقن الليلة كما سيأتي فدل على أن صدقته كانت سرا إذ لو كانت بالجهر نهارا لما خفي عنه حال الغني لأنها في الغالب لا تخفى بخلاف الزانية والسارق ولذلك خص الغني بالترجمة دونهما وحديث أبي هريرة المعلق طرف من حديث سيأتي بعد باب بتمامه وقد تقدم مع الكلام عليه مستوفى في باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وهو أقوى الأدلة على أفضلية إخفاء الصدقة وأما الآية فظاهرة في تفضيل صدقة السر أيضا ولكن ذهب الجمهور إلى أنها نزلت في صدقة التطوع ونقل الطبري وغيره الإجماع على أن الإعلان في صدقة الفرض أفضل من الإخفاء وصدقة التطوع على العكس من ذلك وخالف يزيد بن أبي حبيب فقال إن الآية نزلت في الصدقة على اليهود والنصارى قال فالمعنى إن تؤتوها أهل الكتابين ظاهرة فلكم فضل وإن تؤتوها فقراءكم سرا فهو خير لكم قال وكان يأمر بإخفاء الصدقة مطلقا ونقل أبو إسحاق الزجاج أن إخفاء الزكاة في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كان أفضل فأما بعده فإن الظن يساء بمن أخفاها فلهذا كان إظهار الزكاة المفروضة أفضل قال ابن عطية ويشبه في زماننا أن يكون الإخفاء بصدقة الفرض أفضل فقد كثر المانع لها وصار إخراجها عرضة للرياء انتهى وأيضا فكان السلف يعطون زكاتهم للسعاة وكان من أخفاها اتهم بعدم الإخراج وأما اليوم فصار كل أحد يخرج زكاته بنفسه فصار إخفاؤها أفضل والله أعلم وقال الزين بن المنير لو قيل إن ذلك يختلف باختلاف الأحوال لما كان بعيدا فإذا كان الإمام مثلا جائرا ومال من وجبت عليه مخفيا فالإسرار أولى وإن كان المتطوع ممن يقتدى به ويتبع وتنبعث الهمم على التطوع بالإنفاق وسلم قصده فالإظهار أولى والله أعلم [2] (سید محمد نذیر حسین)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ آدمی جو چھپا کر صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں کی کارگزاری کا پتہ نہ چلے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم صدقہ ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دے دو تو بھی تمہارے لیے بہتر ہے الایہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے چور زانی اور غنی کو صدقہ دے دیا اور وہ ان کو جانتا نہیں تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے صدقہ رات کے اندھیرے میں کیا تھا تو یہ صدقہ چھپا کر دینے کی ایک صورت تھی اگر وہ دن کو صدقہ کرتا تو غنی اور فقیر میں امتیاز کر لیتا کیونکہ عموماً دولت مند آدمی اپنی وضع قطع سے معلوم ہو جاتا ہے جمہور کا مسلک یہ ہے کہ یہ آیت نفلی صدقہ چھپا کر دینا افضل ہے بعض نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ چھپا کر دینا افضل تھا اور آج کل ظاہر کر کے دینا بہتر ہے کیونکہ آج اگر کوئی چھپا کر دے گا تو اس کے متعلق زکوٰۃ نہ دینے کی بدگمانی پیدا ہو جائے گی۔ ابن عطیہ نے کہا آج کل چھپا کر دینا افضل ہے کیونکہ ریا غالب ہو چکا ہے۔

جب نظام وصولی زکوٰۃ موجود تھا اس وقت تو ظاہر کر کے دینا ہی پڑتا تھا اور آج کل ہر آدمی اپنی زکوٰۃ خود ادا کرتا ہے لہٰذا آج کل چھپا کر دینا ہی بہتر ہے۔

---

[1]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ایک وہ آدمی جو مخفی صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں کی بخشش کا علم نہ ہو سکے یہاں صدقہ کو نکرہ بیان کیا گیا ہے تاکہ بڑے چھوٹے نفلی فرضی ہر طرح کے صدقہ کو شامل ہو سکے انس کی حدیث میں ہے کہ فرشتوں نے عرض کیا اے رب کیا تیری کوئی مخلوق پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں لوہا کہنے لگے کیا لوہے سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے فرمایا آگ ۔کہنے لگے کیا آگ سے بھی کوئی چیز سخت ہے فرمایا پانی کہنے لگے کیا پانی سے بھی کوئی چیز سخت ہے؟ فرمایا ہوا کہنے لگے کیا ہوا اسے بھی کوئی چیز سخت ہے فرمایا ہاں آدم کا وہ بیٹا جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے اور بائیں کو خبر نہ ہونے دے۔

[2] ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اپنے مال دن رات ظاہر اور پوشیدہ خرچ کرتے رہتے ہیں (الی قولہ) اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد: 2، کتاب الزکوٰۃ والصدقات: صفحہ: 80

محدث فتویٰ